کوئی جگہ نہیں محفوظ مرد و زن کے لیے

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

ترس رہا ہوں میں اس بادۂ کہن کے لیے
پیام خندہ گل تھا جو جان و تن کے لیے

یہ رقص گاہ یہ زینت کدے یہ مے خانے
کوئی جگہ نہیں محفوظ مرد و زن کے لیے

یہ دور شیشہ و ساغر، یہ عہدِ چنگ و رباب
زوال دید و دل ہے کمال فن کے لیے

صنم کدے کے چراغوں کو روشنی بخشے
یہ بات خوب نہیں دست بت شکن کے لیے

غذائے روح ہے ذکر خدائے عز و جل
ہے آب و نان غذا جس طرح بدن کے لیے

کہیں ہمیں نہ اب اس کا چراغ گل کر دیں
لٹا دیئے مہ و خورشید جس چمن کے لیے

تو مال و زر کی طلب میں ہے مضطرب عاجز
ملے نہ خاک بھی شاید ترے کفن کے لیے